۱۲۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: محرم ۳۳۱ھ

تاریخ وفات: ۴ ربیع الاول یا شروع رجب ۴۱۱ھ مدفن: چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ، پھر خواجہ ابو یوسف چشتی، ان کے پیر و مرشد خواجہ ابو محمد چشتی، ان کے پیر و مرشد خواجہ ابدال چشتی، ان کے پیر و مرشد خواجہ ابو اسحاق چشتی، تو یہ سب چشت کا سلسلہ ہے۔

چشت۔ فیروزہ کوہ۔ جام

جس زمانہ میں افغانستان افغانستان تھا، کہتے ہیں ہر چیز کو نظر لگ جاتی ہے، بڑا زرخیز علاقہ تھا، علمی، روحانی اعتبار سے، بڑے بڑے مراکز تھے وہاں۔ تو اسی افغانستان ہی کے علاقہ میں یہ چشت بھی تھا، بڑا وسیع علاقہ تھا۔ تو یہاں یہ جو میں نے نام گنوائے، کئی پشتیں اکابر اولیاء اللہ کی، ساری دنیا میں روحانیت اس سے پھیلی۔ اور ایک جگہ تھی فیروزہ کوہ، تو وہاں سے فاتحینِ ہند پیدا ہوئے۔

سلطان غوری وہاں کے، بڑی عظیم مملکت ان کے ہاتھوں قائم ہوئی۔ اس کے بعد چل کر مغلیہ امپائر وجود میں آیا۔ اسی علاقہ میں تہذیب اور تمدن کے اعتبار سے بڑی عظیم جگہ تھی جام۔ کہتے ہیں کہ دہلی کے کھنڈرات جو اس وقت کچھ آپ کو دکھائے جاتے ہیں، تو وہ تو اس کے مقابلہ میں بہت ہیچ۔ عظیم عمارتیں انہوں نے بنائیں۔ قطب صاحب کے لاٹ دلی میں مشہور ہے۔ اس سے بہت پہلے وہاں جام میں اس سے کئی گنا طویل اونچی لاٹ ہوا کرتی تھی۔

آج خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہے۔ یہ مادرزاد ولی، پیدائشی ولی تھے۔ جیسے ہی اس جہان میں تشریف لائے، تو فوراً بولنا شروع کیا، لا اِلٰہ الا اللہ، لا اِلٰہ الا اللہ، لا اِلٰہ الا اللہ، سات دفعہ دہرایا۔

جب یہ بات پھیلی، یہ کرامت کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کے منکر دنیا میں پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں، تو اللہ تعالی ان معجزات کے اثبات کے لئے ان کرامات کو ظاہر فرماتے ہیں بزرگوں کے ذریعہ۔ تو لوگ جوق در جوق، مسلم، غیر مسلم پہنچتے۔ تو اس کے بعد پھر اس کے متعلق شبہ ہو سکتا تھا کہ چلئے، کوئی ابھی نوزائیدہ بچہ ہے، اس کا دماغ تیز ہوگا، یا کسی وجہ سے ایک کلمہ زبان پر آ گیا، تو اللہ کی قدرت کہ جیسے جیسے لوگ آنے شروع ہوئے، تو پھر اور کلمات شروع ہوئے۔ کہتے ہیں کہ مختلف کلمات آپ سے لوگ سنتے اور اسلام قبول کرتے۔ تو ان کے لئے، ان کے گھر والوں کے لئے جینا دوبھر ہو گیا، ہر وقت مجمع رہتا تھا۔

جب یہ بڑے ہوئے، ہوش سنبھالا، تو انہوں نے عزلت اختیار کی، بھاگے لوگوں سے۔ ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا تھا کہ پندرہ، سولہ برس ایک گھر میں محبوس رہے، اپنے آپ کو انہوں نے بند رکھا تھا۔ چھوٹا سا مکان صرف ایک کمرے کا، اور اس میں پندرہ سولہ برس تک باہر قدم نہیں رکھا۔ ادھر انہوں نے بھی کئی برس تنہائی میں گزارے۔ اس کے بعد پھر جب یہاں سے نکلے تو بھاگے۔

ہر سال غارِ حرا کا اعتکاف

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہقی کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، نبوت سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ کا، ہر سال کا معمول تھا، آپ تو ایک ہفتہ کے لئے وقت نکال سکتے ہیں، دس دن نکال سکتے ہیں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبل از نبوت معمول تھا کہ غارِ حرا میں ہر سال پابندی سے ایک مہینہ کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا، اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے کر تشریف لے گئے تھے۔

یہ خلوت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو خلوت سکھائی، کہ لوگوں سے بھاگ کر غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ اسی لئے ابراہیم بن ادہم بھاگ کر سمندر کے کنارہ کہیں پہنچ گئے، تو مخلوق وہاں بھی پہنچ جاتی ہے۔ بادشاہ نے خود اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ جا کر منت سماجت کی، آپ آبادی میں آ کر رہیں، آپ سے استفادہ ہو سکے۔ فرمایا کہ مجھے ان سے کیا لینا؟ تو ادھر نگاہ کی سمندر کی طرف، ابراہیم بن ادہم کی طرح سے مچھلیاں منہ نکالے ہوئے ہیں، سب کے منہ میں ہیرے دکھا رہی ہیں، ایک سے ایک بڑھ کر۔ تو یہ خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی طرح منا کر کے سلطان محمود غزنوی اپنے ساتھ سومنات لے گئے۔ یہ گجرات بھی آئے ہیں۔ گجرات کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے ساتھ یہ ہمارے چشتی بزرگ خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔